Page # 1

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع نمبر ۸ (آیت نمبر ۱۹۰ - ۱۹۶)

آیت نمبر ۱۹۰ - 193

سوال: آیت ۱۹۰ میں لڑنے کا کیا مقصد بتایا گیا ہے؟

جواب: لڑنے کا یا جہاد کا مقصد اللہ کے راستے میں لڑنا ہے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے۔

سوال: دنیا میں عموماً جنگیں کن مقاصد کے تحت ہوتی ہیں؟

جواب:
1. خاندانی عزت کے لیے۔
2. زمین میں اپنی برتری قائم کرنے کے لیے۔
3. دولت کے حصول کے لیے۔
4. منڈیوں اور خام اشیاء پر قبضہ کرنے کے لیے۔
5. ایک طبقے پر دوسرے طبقے کی حکمرانی کے لیے۔
6. ایک نسل پر دوسری نسل کی حکومت کے لیے۔

سوال: اسلامی جہاد کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

جواب:
1. دنیا میں اسلام کا کلمہ بلند کرنا۔
2. اسلامی نظام زندگی کو نافذ کرنا۔
3. مسلمانوں کو ظلم و تشدد سے بچانا۔
4. مسلمانوں کو گمراہی سے بچانا۔

سوال: اسلامی جہاد کے دوران کس حد کی پابندی کی جائے گی؟

جواب: اسلامی جہاد کے دوران کچھ حدود بھی رکھی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ بے گناہ شہریوں، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو تکلیف نہ دی جائے۔ حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کسی شخص کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر مقرر کرتے تھے تو اسے نصیحت فرماتے تھے کہ

اللہ کا نام لے کر اس کے راستے میں جہاد کرو۔ جو اللہ کو نہ مانے اس سے جنگ کرو، خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔ (صحیح مسلم)

سوال: "وَلَا تَعْتَدُوْا" سے کیا مراد ہے؟

جواب: امام مالک نے حضرت یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجا تو ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

سورة البقرة

پارہ نمبر ۲

رکوع نمبر ۸ (آیت نمبر ۱۹۵ - ۱۹۶)

۱. تمھیں ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر رکھا ہے انہیں ان کی حالت میں چھوڑ دو۔ یعنی راہب۔

۲- بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔

3- زیادہ بوڑھے لوگوں کو قتل نہ کرنا۔

۴- پھل دار درخت نہ کاٹنا۔

5- بستی نہ اجاڑنا۔

۶- اذیت دے کر قتل نہ کرنا۔

۷- کھیتوں اور باغوں کو خراب نہ کرنا سوائے جنگی مصلحتوں کے۔

۸- جانوروں کو ہلاک نہ کرنا۔

۹- خیانت نہ کرنا۔

۱۰- جنگ کے وقت بزدلی نہ دکھانا (امام مالک)

سوال: آیت ۱۹۰ - ۱۹۱ میں کن لوگوں کے ساتھ جنگ کی تاکید کی جا رہی ہے؟

جواب: ۱- جو لوگ تمھارے ساتھ جنگ کریں۔

۲- جن لوگوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔

سوال: "وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "قتل کرو ان کو جہاں کہیں بھی تم پاؤ ان کو" سے مراد ہے میدان جنگ میں جہاں بھی دشمن کو پاؤ یعنی دشمن مقابلے کے لیے سامنے آ گیا ہے اب اسکو پکڑو اور قتل کرو۔ بے گناہ نہیں پکڑنا۔

سوال: "وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ" میں کس طرف اشارہ ہے؟

جواب: "اور نکالو ان کو جہاں سے اس نے نکالا تم کو" میں اشارہ ہے مکہ کی طرف۔ یعنی صلح حدیبیہ کے موقع پر اور ہجرت مدینہ پر۔

سوال: فتنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: فتنے سے مراد ہے۔

۱- اللہ کے دین کو پنپنے نہ دینا۔

۲- کسی کو اس کے نظریہ حیات سے ہٹانے کی کوشش کرنا۔

3- دین اور نظریے کے اختلاف کی وجہ سے تشدد کرنا۔

سوال: جہاد کے دو درجے کیا ہیں؟

جواب: *- غیر مسلم پر امن لوگوں کے ساتھ جہاد "دعوٰی" کے ذریعے ہوگا۔

*- غیر مسلم جب مسلمانوں پر زیادتی کریں تو ایسے وقت میں دوسرا درجہ

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع نمبر ۸ (آیت نمبر ۱۹۰ - ۱۹۶)

سوال: مال کا صحیح استعمال کیا ہے؟

جواب: ۱- اسکو دین کی ضروریات پر خرچ کیا جائے۔
۲- اللہ کی رضا اور خوشی کے حصول کے لیے خرچ کیا جائے۔

سوال: احسان کیا ہے؟

جواب: کسی کام کو حسن خوبی سے کرنا دراصل احسان ہے۔ یعنی پوری صلاحیت اور وسائل سے کام پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ احسان میں محبت اور دلی لگاؤ شامل ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۹۶

سوال: حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۱- نیت خالص اللہ کے لیے ہو۔
۲- ضروری آداب و شرائط کے ساتھ کیا جائے۔
۳- صرف ان فرائض کی ادائیگی سے کیا جائے کوئی اور نیت غالب نہ ہو۔

سوال: حج کے لیے نکلے مگر راستے میں روک لیے گئے تو اسکا کفارہ کیا ہوگا؟

جواب: حج کے لیے نکلے۔ احرام باندھ لیا مگر حج یا عمرہ نہ کرسکے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ ایک جانور خانہ کعبہ میں قربان کروایا جائے۔ جب تک جانور اس جگہ نہ پہنچ جائے جہاں قربان کرنا ہے جب تک بال نہیں کٹوائے جائیں گے۔

سوال: کسی مرض یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے بال کٹوالینے کا کیا فدیہ ہے؟

جواب: ۱- تین دن کے روزے رکھے گا۔
۲- ۶ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔
۳- ایک بکری ذبح کرے گا۔

سوال۔ اگر حج پر جانے والا قربانی نہ کرسکے تو اسکا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: اگر حج پر جانے والا قربانی نہ کرے تو ۱۰ روزے رکھے گا۔ 3 وہیں رکھے گا اور 7 واپس آکر رکھے گا۔

سوال: ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں کیا جا سکتا ہے۔

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع نمبر ۸ (آیت ۱۹۵ - ۱۹۶)

سوال : تا عنقریب اللہ تعالیٰ کیسے رحمت و مغفرت کا معاملہ کریں گے ؟

جواب : اگر وہ مسلمان ہو جائیں ۔
۱- انکے سابقہ گناہ معاف کردے گا ۔
2- تشدد اور ظلم کا قصاص معاف کر دیا جائے گا ۔
3- دیت معاف کر دی جائے گی ۔

سوال : اسلامی جہاد کب تک جاری رہے گا ؟

جواب : ۱- جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے ۔
2- ظالم و جابر قوتیں ختم نہ ہو جائیں ۔
3- جب تک اسلام کو وقار اور غلبہ نہ حاصل ہو جائے ۔

آیت نمبر ۱۹۴

سوال : حرمت والے مہینے کون سے ہیں ؟

جواب : حرمت والے مہینے چار ہیں ۔
ذی القعدہ ، ذی الحج ، محرم ، رجب ۔

سوال : یہ مہینے ماہِ حرام کیوں کہلاتے ہیں ؟

جواب : ان مہینوں میں قتل و غارت گری اور جنگ و جدال منع ہے ۔ کیونکہ یہ مہینے حج اور عمرے سے تعلق رکھتے تھے ۔ اسلیے ان کا احترام کرتے ہوئے تعظیماً ان مہینوں میں جنگ منع کی گئی تاکہ زائرین امن کے ساتھ بیت اللہ آئیں اور واپس اپنے گھروں کو جا سکیں ۔

سوال : "اَلحُرُمٰتُ قِصَاصٌ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب :- "حرمتوں کا بدلہ ہے" یعنی اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی کر سکتے ہو ۔ لیکن زیادتی اتنی ہی کرنی ہے جتنی تم پر زیادتی کی گئی ہے ۔

آیت نمبر 195

سوال :- اللہ کے راستے میں مال خرچ نہ کرنا ہلاکت کیسے ہے ؟

جواب : ۱- جنگ کی کیفیت میں اگر مسلمان مال خرچ نہیں کریں گے تو دشمن وہ مال مالِ غنیمت بنا کر لے جائے گا ۔
2- حالت امن میں اگر ہم مال خرچ نہ کیا تو دشمن کے افکار عام ہو جائیں گے ۔

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع نمبر ۸ (آیت ۱۹۰ - ۱۹۶)

قتال ہے۔

سوال : فتنے کی صورتیں کیا ہیں ؟

جواب : ۱- قتل کرنا ، ہراساں کرنا ، ڈرانا دھمکانا ۔
۲- عملاً تشدد کرنا ۔
3- ایسے حالات پیدا کرنا جن میں لوگوں کو گمراہ کیا جائے ۔
۴- مسلمانوں کو اسلامی نظام زندگی سے دور کر دینا ۔
5- مسلمانوں کے لیے کافرانہ طریقوں کو پسندیدہ بنانا ۔
۶- مسلمانوں کے اخلاق کو خراب کرنا ۔
۷- نشر و اشاعت (Media) کے ذریعے سے حرام اور ممنوعہ کاموں کو مرغوب بنانا ۔
۸- ایسے قوانین بنانا جن سے حرام حلال ہو جائے ۔

سوال : فتنہ قتل سے برا کیوں ہے ؟

جواب : قتل میں ایک انسان کا قتل ہوتا ہے مگر فتنہ میں مسلمانوں کے لیے اسلام کا قتل ہوتا ہے ۔ کیونکہ بعض مشکل حالات میں لوگ اپنا دین بھی بدل لیتے ہیں ۔

سوال : مسجد حرام کے نزدیک جنگ کے کیا اصول ہیں ؟

جواب : مسجد حرام کے نزدیک مسلمان جنگ کی ابتدا نہیں کر سکتے کیونکہ مسجد حرام دارالامان ہے اور مسلمانوں کے لیے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے اور جنگ میں مرکز کے متاثر ہونے کا خطرہ ہے ۔ لیکن اگر کوئی اور پہل کرے تو پھر مسلمان لڑ سکتے ہیں ۔ حرم کے اندر الحاد کرنے والوں کی سزا موت ہے ۔

سوال : "فَاِنِ انْتَهَوْا" سے کیا مراد ہے ؟

جواب : "پھر اگر وہ باز آجائیں" سے مراد ہے ۔
۱ - مسلمانوں پر تشدد سے باز آجائیں ۔
۲ - جنگ سے باز آجائیں ۔
3 - کفر سے باز آجائیں ۔

سوال : کفار کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو سکتے ہیں ؟

جواب : ۱- کفر کو چھوڑ کر ۔
۲ - ظلم کو چھوڑ کر ۔